مفردات القرآن (اردو)

تصنیف

امام راغب اصفہانی

ترجمہ و حواشی

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبدہ فیروزپوری

شیخ شمس الحق

۲۳۸-کشمیر بلاک، اقبال ٹاؤن، لاہور

وہ شخص بھی مراد ہوتا ہے جسے ریاست وسرداری دی گئی ہو۔

اَلتَّرْفُوْدُ اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو ایک بار دودھ دوہنے سے پیالہ بھر دے لہذا یہ رفعول بمعنی فاعل ہے اور بعض نے کہا ہے کہ مَرَافِیْدُ ان اونٹنیوں اور بکریوں کو کہا جاتا ہے جو موسم گرما اور سرما میں برابر دودھ دیتی ہوں اور ان کا دودھ کبھی خشک نہ ہوتا ہو فرزدق نے کہا ہے[1] (الوافر)

(۱۹۰) أَأَطْعَمْتَ الْعِرَاقَ وَرَافِدَیْهِ
فَزَارِیًّا اَحَذَّ یَدِ الْقَمِیْصِ

یعنی تونے عراق اور دجلہ و فرات پر ایک فزاری کو عامل بنا کر بھیجا ہے جو خیانت میں نہایت ماہر ہے۔ یہاں رافدیه سے دجلہ اور فرات مراد ہیں کیونکہ ان کا پانی مسلسل جاری رہتا ہے۔

تَرَافَدُوْا کے معنی ایک دوسرے سے تعاون کرنا کے ہیں اسی سے رِفَادَہ ہے یعنی وہ فنڈ جو قریش نادار حجاج کی مدد کے لئے جمع رکھتے تھے۔

(ر ف ع)

اَلرَّفْعُ (ف) کے معنی اٹھانے اور بلند کرنے کے ہیں یہ کبھی تو مادی چیز جو اپنی جگہ پر پڑی ہوئی ہو اسے اس کی جگہ سے اٹھا کر بلند کرنے پر بولا جاتا ہے۔ جیسے فرمایا:۔

وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ (۲-۶۳) اور ہم نے طور پہاڑ کو تمہارے اوپر لاکر کھڑا کیا۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا۔ (۱۳-۲) اللہ وہ قادر مطلق ہے جس نے آسمان کو بدوں کسی سہارے کے اونچا بنا کھڑا کیا۔

اور کبھی عمارت کو کھڑا کرنے اور اوپر لے جانے کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے فرمایا:۔

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ (۲-۱۲۷) اور جب ابراہیم علیہ السلام اعمانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے۔

اور کبھی ناموری اور شہرت کا ذکر بلند کرنے کے لئے جیسے فرمایا:۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (۹۴-۴) اور ہم نے تمہارے ذکر خیر کا آوازہ بلند کیا۔

اور کبھی مرتبہ کی بلندی بیان کرنے کیلئے۔ جیسے فرمایا:۔

وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ (۶-۱۶۶) اور ان میں سے بعض کو بعض پر لحاظ درجات کے فوقیت دی۔

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ (۱۲-۷۶) اور ہم

---

[1] قالہ الفرزدق یہجو عمر بن ہبیرۃ الفزاری و یخاطب یزید بن عبدالملک لما ولاہ العراق (سنہ ۱۰۲ھ) وقبلہ: تفیہق بالعراق ابو المثنی وعلّم قومہ اکل الخبیص والبیت فی السمط ۲۰۸ واللسان والمحکم والصحاح (رفد) و دیوانہ (ربع: ۸۸۴) رقم ۴۰۳ والحصری (۱: ۷۵) والجرجانی ۴۷ والکامل ۸۰۸- والمرزبانی: الرجلۃ والنوقات والبیت ایضًا فی الحیوان (۵: ۱۹۷/۲: ۱۰۵) فی اربعۃ ابیات والجزری الفاضل ۱۱ وادب الکاتب للصولی ۱۳ والبیت ایضًا فی مجازات القرآن ۱۹۲ والمعارف للقتیبی ۹۷ والمعانی للقتیبی ۹۵ والروایۃ فی معظم المصادر "أأطعمت" وفی الاغانی (۱۹: ۲۷) والامالی (۳: ۲۳ ت) والصحاح "أولیت" وفی الحیوان والاساس واللسان (رفد) "بعثت الی" فاطن ان القارئ فی المطبوع مصحف قال القتیبی فی المعانی الاحذ ههنا سریع الید والاحذ یدًا فی السرقۃ والخیانۃ وکذا فی الصحاح، وذکر النقیض لقصیدۃ الفاضیہ وذکر الاخباریون فعزلہ یزید بسببہ ثم لم یسمع نذکرہ

جس کو چاہتے ہیں (حسن تدبیر میں) اس کے درجے بلند کر دیتے ہیں۔

رَفِيْعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ (۴۰-۱۵) خدا بڑا عالی مرتبہ (اور) عرش (بریں) کا مالک ہے۔

اور آیت:۔ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ (۴-۱۵۸) بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا۔

میں رفع کے معنی آسمان کی طرف اٹھا لیے جانا بھی ہو سکتے ہیں اور رفع[1] بلحاظ شرف بخشی بھی اور قیامت کے متعلق آیت:۔

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ (۵۶-۳) بعض کو نیچا دکھائے گی اور بعض کو (بلحاظ درجہ) بلند کرے گی۔

(میں بھی) رافعۃ کا لفظ خافضۃ کے مقابلہ میں آیا ہے جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ رفع بلحاظ درجات مراد ہے۔ اور آیت:۔

وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ (۸۸-۱۸) اور آسمان کی طرف (نہیں دیکھتے) کہ کیسا اونچا بنایا۔

میں دونوں قسم کی بلندی کی طرف اشارہ ہے یعنی بلندی بلحاظ محل اور بلندی بلحاظ شرف منزلت اور آیت۔

وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ (۵۶-۳۴) اور اونچے اونچے فرش۔

میں فرش کی بلندی سے ان کے عمدہ اور نفیس ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ اسی طرح آیت:۔

فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ (۸۰-۱۳،۱۴) ان اوراق میں (لکھا ہوا) ہے جن کی تعظیم کی جاتی ہے اور وہ پاکیزہ اور اونچی جگہ پر رکھے ہوئے ہیں۔

میں بھی بلندی بلحاظ شرف و منزلت ہی مراد ہے۔ اور آیت۔

فِيْ بُيُوْتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ ...... (۲۴-۳۶) ایسے گھروں میں جن کی نسبت خدا نے حکم دیا ہے کہ ان کی عزت کی جائے۔

میں بھی رفع بلحاظ عزو شرف مراد ہے یعنی ان کی تعظیم کی جائے اور ان کے اندر کوئی نازیبا حرکت نہ کی جائے جو ان کے ادب و احترام کے خلاف ہو اور یہ ایسے ہی ہے جیسا کہ آیت:۔

إِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ (۳۳-۳۳) (اے پیغمبر کے گھر والو) خدا کو تو بس یہی منظور ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) گندگی کو دور کر دے۔

میں رجس کے دور کرنے سے عزو شرف بخشنا مراد ہے اور رفع کے معنی تیز رفتاری بھی آتے ہیں چنانچہ کہا جاتا ہے۔ رَفَعَ الْبَعِيْرُ فِيْ سَيْرِهِ اونٹ تیز رفتاری سے چلا۔ رَفَعْتُهُ أَنَا میں نے اسے تیز چلایا۔ بَعِيْرٌ مَرْفُوْعٌ السَّيْرِ تیز رفتار اونٹ۔ اور (رفع کے معنی کسی کے راز کو فاش کرنا بھی آتے ہیں جیسے) رَفَعَ فُلَانٌ عَلَى فُلَانٍ میں نے اس سے پردہ اٹھا دیا یعنی اس کے راز کو فاش کر دیا اور رِفَاعَةٌ اس چھوٹی سی گدی کو کہتے ہیں جسے عورتیں اپنے سرین پر باندھ لیتی ہیں تاکہ وہ بڑے معلوم ہوں۔

(ر ق ق)

اَلرِّقَّةُ (باریکی) اور دِقَّةٌ کے ایک ہی معنی ہیں لیکن دِقَّۃ بلحاظ کناروں کی باریکی کے استعمال ہوتا ہے اور رِقَّۃٌ بلحاظ عمق کے بولا جاتا ہے۔ پھر اگر رقت کا لفظ اجسام کے متعلق استعمال ہو تو اس کی ضد صفاقت آتی ہے جیسے ثَوْبٌ رَقِيْقٌ (باریک کپڑا) اور ثوب صفیق (موٹا کپڑا) اور دل کے متعلق استعمال ہو تو اس کی ضد قساوت اور جفا آتی ہے مثلاً نرم دل کے متعلق کہا جاتا ہے۔

---

[1] لکن الرفع الی السماء متعین فی الآیۃ لان الاحادیث تدل بالتواتر علی انہا الحق اجمع (ر ی ق ن) ✤ ✤ ✤ ✤ ✤